هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ

وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے

فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ یَلْبِسَكُمْ شِیَعًا

یا تمہارے پاؤں کے تلے سے یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے

وَّ یُذِیْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ

اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے ۱ دیکھو ہم کیونکر طرح طرح سے آیتیں بیان کرتے ہیں

الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ كَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَ هُوَ

کہ کہیں ان کو سمجھ ہو ۲ اور اسے جھٹلایا تمہاری قوم نے اور یہی

الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَیْكُمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ٘

حق ہے تم فرماؤ میں تم پر کچھ کڑوڑا نہیں ۳ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے

وَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ

اور عنقریب جان جاؤ گے اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری

فِیْۤ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ

آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے ۴ جب تک اور بات میں نہ پڑیں ۵

غَیْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ

اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے ۶ تو یاد آئے پر

الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِیْنَ

ظالموں کے پاس نہ بیٹھو ۷ اور پرہیزگاروں پر ان کے

یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ

حساب میں کچھ نہیں ہاں نصیحت دینا شاید وہ

یَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ ذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا

باز آئیں ۸ اور چھوڑ دے ان کو جنہوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنا لیا ۹

۱۔ معلوم ہوا کہ قوم کی جنگ و جدال خانہ جنگی رب کا عذاب ہے جس میں آج مسلمان گرفتار ہیں۔ اپنے بد اعمال کی وجہ سے ۲۔ اس سے مراد یا کفار ہیں کہ ان آیتوں سے کفار کو سمجھ ہو اور وہ ایمان لے آویں یا عام مسلمان ہیں کہ ان قدرتوں کو دیکھ کر یہ لوگ اپنی غفلت چھوڑ دیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب اس آیت کا یہ جملہ نازل ہوا کہ وہ قادر ہے کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیجے تو حضور نے فرمایا کہ مولیٰ تیری پناہ' اور جب یہ نازل ہوا کہ تمہارے پاؤں کے نیچے سے تو فرمایا تیری پناہ۔ اور جب یہ نازل ہوا کہ تمہیں بھڑا دے تو فرمایا یہ آسان ہے۔ (بخاری شریف) مسلم شریف میں ہے کہ حضور نے فرمایا۔ میں نے رب سے تین دعائیں میں' ان میں سے دو قبول ہوئیں۔ ایک یہ کہ میری امت عام قحط سالی سے ہلاک نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ انہیں غرق سے بالکل تباہ نہ کیا جائے۔ یہ دونوں قبول ہوئیں۔ تیسری یہ کہ ان میں آپس میں جنگ و جدال نہ ہو۔ یہ قبول نہ ہوئی (خزائن العرفان) ۳۔ یعنی تمہاری ہدایت کا میں ذمہ دار نہیں کہ اگر تم ہدایت نہ پاؤ تو مجھ سے باز پرس ہو۔ جیسا کہ عام وکلاء سے بڑوا ہوتا ہے تم میرے حاجت مند ہو' میں تم سے بے نیاز ہوں۔ ۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے دینوں کی مجلس جس میں دین کا احترام نہ ہوتا ہو' وہاں مسلمانوں کو جانا وہاں بیٹھنا حرام ہے' کفار کے جلسے' جلوس جن میں دین کے خلاف تقریریں کی جاتی ہیں' مسلمانوں کو سننے کے لئے جانا حرام ہے۔ ان کی تردید کے لئے جانے کا دوسرا حکم ہے دیکھو موسیٰ علیہ السلام کو فرعونی دربار میں بھیجا گیا۔ اس کی باتیں سننے کے لئے نہیں بلکہ اس کی تردید کرنے کے لئے ۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی کاروبار کے لئے کفار کے پاس جانا۔ ان کے پاس نشست و برخاست جائز ہے۔ تبلیغ کے لئے بھی ان کے پاس جانا جائز بلکہ ثواب ہے۔ ۶۔ یعنی اگر بھول کر تم کفار کے جلسوں میں چلے جاؤ تو یاد آتے ہی وہاں سے ہٹ جاؤ۔ پھر نہ ٹھہرو ۷۔ اس سے معلوم ہوا کہ بری صحبت سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ برا یار برے سانپ سے بدتر ہے کہ برا سانپ جان لیتا ہے اور برا یار ایمان برباد کرتا ہے ۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ دین کرنے یا مناظرہ کرنے' تردید کرنے کے لئے کفار کے جلسوں میں جانا منع نہیں۔ نشست و برخاست اور چیز ہے اور مناظرہ و تبلیغ کچھ اور ہے ۹۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے دینوں سے تعلقات توڑ دینا ضروری ہیں۔ دنیاوی، دینی تمام رشتے توڑنے ضروری ہیں۔ ان سے نکاح' بیاہ' لین' دین کلام و سلام' نماز جنازہ و دفن' میراث سب مراسم ختم کرنے لازم ہیں۔ یہ بے دینی کے احکام ہیں۔ مسلمان گنہگار کو تبلیغ و نصیحت کی جاوے مگر ان سے ترک تعلق بلاوجہ نہ کیا جاوے۔ ہاں اگر ترک تعلق سے ان کی اصلاح ہوتی ہو تو عارضی طور پر یہ بھی کر دیا جاوے